حالاتِ حاضرہ

صدر آئزن ہاور کے اعلان کے بعد چین کا مستقبل

از

(جناب اسرار احمد صاحب آزاد)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ٹرومین نے ارضِ چین پر مارشل چیانگ کائی شیک کی کامل شکست کے بعد ۲۷ رجون ۱۹۵۰ء کو یہ اعلان کیا تھا کہ ——— میں نے ساتویں امریکی بحریہ کو فارموسا پر کئے جانے والے ہر حملہ کو روکنے کا حکم دے دیا ہے ——— لیکن امریکہ کے نئے صدر مسٹر آئزن ہاور نے ۲ رفروری ۱۹۵۳ء کو ساتویں امریکی بحریہ کے متعلق جو اہم اعلان کیا ہے وہ یہ ہے کہ ——— میں یہ ہدایات جاری کر رہا ہوں کہ آئندہ ساتواں امریکی بحریہ کمیونسٹ چین کی حفاظت نہیں کرے گا۔ ان ہر دو اعلانات کے الفاظ میں جو تضاد موجود ہے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن ان اعلانات میں مقصد کی جو یکسانیت مضمر ہے اسے ضرور سمجھ لینا چاہئے۔ ۱۹۵۰ء کے وسط میں چیانگ کائی شیک اور ان کے ساتھیوں نے ارضِ چین سے فرار ہو کر فارموسا میں پناہ لی تھی اور اگر اس وقت چین کی عوامی حکومت فارموسا پر یورش کر سکتی تو چیانگ کائی شیک اور ان کے ساتھیوں . . . . . .

. . . .

. . . . کے لئے اس جزیرہ کی زمین بھی تنگ ہو جاتی اس لئے ۱۹۵۰ء میں چیانگ کائی شیک اور عوامی چین کے ہر تصادم کو روکنا ضروری تھا لیکن آج ۱۹۵۳ء میں جب صدر ٹرومین کے اعلان پر دو سال اور آٹھ ماہ کی مدت گذر چکی ہے اور غالباً چیانگ کائی شیک ان کے ساتھی اور ان کے حامی خود کو ارضِ چین پر حملہ کرنے کے قابل سمجھ رہے ہیں اس بات کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ ساتواں امریکی بحریہ عوامی چین کو فارموسا پر اور فارموسا کو عوامی چین پر حملہ کرنے کی راہ میں حائل رہے۔

ارضِ چین میں عوامی حکومت کو قائم ہوئے تین سال کی مدت گذر چکی ہے اور اس قلیل سی مدت میں چین کے عوام نے زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں جو قابلِ ذکر ترقی کی ہے دنیا کی کوئی قوم اس سے انکار نہیں کر سکتی اس کے باوجود امریکہ نے آج تک چین کی عوامی حکومت کو ملک کی جائز اور نمائندہ حکومت تسلیم نہیں کیا اور آج امریکہ کے نئے صدر زیادہ عزم اور استقلال کے ساتھ چین کی عوامی حکومت کی مخالفت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو دنیا کے ہر سمجھ دار انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ امریکہ کو عوامی چین کے ساتھ یہ نفرت اور شکست خوردہ چیانگ کائی شک کے ساتھ وہ وابستگی کیوں ہے جس نے مشرقِ بعید کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کو پیچیدہ تر بنا رکھا ہے اور جس کی بدولت کسی وقت بھی امنِ عالم تباہ اور برباد ہو سکتا ہے۔

یہاں چین میں مغربی سرمایہ دار نوآبادیات خواہوں کی سازشوں کی طویل تاریخ بیان کرنے کی ضرورت نہیں لیکن آج اس بیسویں صدی کے وسط میں جسے عوام کی صدی کہا جاتا ہے تمام جنوبی مشرقی ایشیا اور خصوصاً چین کے متعلق امریکہ کے برسرِ اقتدار سرمایہ دار طبقوں کا جو نظریہ رہا ہے کم از کم اسے بیان کئے بغیر مذکورہ بالا سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اور اس سلسلہ میں صرف انھیں باتوں کو مدِ نظر رکھنا کافی ہوگا جو دوسری عالم گیر جنگ کے بعد رونما ہوتی رہی ہیں۔

۱۹۴۶ء میں مسٹر ایڈورڈ آزرک نے جو اس زمانہ میں امریکہ کے ایوان نمائندگان کی اس مجلس کے چیرمین تھے جو بحری امور سے متعلق ہوتی ہے کہا تھا کہ ——— بحرالکاہل ہمارا سمندر ہے ——— جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ——— امریکہ بحرالکاہل کے کناروں پر واقع دوسرے ملکوں مثلاً سوویٹ یونین، چین، جاپان اور آسٹریلیا وغیرہ کے مفادات کو کوئی اہمیت نہیں دیتا ——— لیکن مسٹر آزرک کے مذکورہ بالا الفاظ کے پس پردہ امریکہ کے کیا مقاصد کار فرما رہے ہیں؟ انھیں اخبار "فائنینشل ٹائمز" مورخہ ۲۶ رمارچ ۱۹۴۶ء میں شائع شدہ ایک مقالہ میں ایک امریکی مقالہ نگار نے اس طرح بیان کیا ہے ——— امریکی کارخانہ دار تاجر ہندوستان اور مشرقِ بعید کے وسیع بازاروں پر قابو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان میں مقدم ترین بازار چین ہے ——— اور چونکہ اس قسم کے بازاروں کے حصول اور

ان کی حفاظت کے لئے فوجی قوت کی نمائش ضروری ہوتی ہے اس لئے اسی سال "آرکٹک کمیٹی" نے بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس میں ۲۷ بحری مستقر حاصل اور قایم کرنے کی سفارش بھی کی تھی۔

مسٹر آرتھر کلینگ نے اپنی کتاب "نیا چین۔ نئی دنیا" میں لکھا ہے کہ ــــــ دوسری عالم گیر جنگ کے زمانہ میں امریکی تاجروں کا منافع چھ ہزار ملین ڈالر سے بڑھ کر ۲۳ ہزار ملین ڈالر تک پہنچ گیا تھا ...... اور امریکی رہنماؤں کے سامنے سب سے اہم سوال یہ تھا کہ اس کثیر منافع کو کس طرح قایم رکھا جائے ــــــ اور اس سوال کو حل کرنے کے لئے امریکہ کے محکمہ خارجہ نے "اقتصادی امور" سے متعلق جو شعبہ قایم کیا تھا اس کے صدر اور محکمہ اقتصادیات کے انڈر سکریٹری مسٹر کلیٹن نے ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء کو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ــــــ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بہت سی اہم اشیاء تیار کرنے کی اہلیت ہے اور بعض حالات میں ہماری تیار کردہ اشیاء باقی ماندہ دنیا کی تیار کردہ ایسی اشیاء سے بہت زیادہ ہوتی ہیں اور اگر ہمارے کارخانے باقاعدگی کے ساتھ کام کرتے رہیں تو ہماری تیار کردہ اشیاء بچ رہتی ہیں جس سے ہمیں نقصان ہوتا ہے اس لئے ہمیں تمام دنیا کے ساتھ تجارتی تعلقات قایم کرنا چاہئیں، ہمیں بازار، بڑے بڑے بازار درکار ہیں ــــــ مسٹر کلیٹن نے مذکورہ بالا الفاظ میں جو کچھ کہا وہ اپنی جگہ قابل اعتراض نہیں لیکن یہ محض تمہید ہے ورنہ ان کے اس بیان کا حقیقی مقصد انہیں کے الفاظ میں ہے کہ ــــــ کارخانوں کی کثرت اور توسیع کی بدولت ہمیں دوسرے ممالک سے خام اشیاء حاصل کرنے کی بے حد ضرورت ہے اور چونکہ ہمارے کارخانوں کی زندگی اور ترقی کا مدار خام معدنیات اور دوسری خام اشیاء کی درآمد پر ہے اس لئے ہم جن ممالک سے یہ خام اشیاء حاصل کرتے ہیں ان کے مستقبل کا مسئلہ ہمارے لئے ایک ایسے مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے جسے قومی اہمیت حاصل ہو۔

جیسا کہ سطور بالا میں عرض کیا جا چکا ہے۔ امریکہ کے سرمایہ دار تاجر خام اشیاء کے حصول اور تیار شدہ مال کی فروخت کے سلسلہ میں چین کو خصوصی اہمیت دیتے رہے ہیں اس لئے نومبر ۱۹۴۶ء میں چیانگ کائی شک کی حکومت اور امریکہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کی رو سے امریکی قیدیوں کو چین میں کسی پابندی کے بغیر سفر کرنے، رہنے اور تجارت کرنے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے امریکی تجارتی

فرموں کو تجارتی، صنعتی، مالی، تعلیمی اور مذہبی ادارے قایم کرنے اوران امور سے متعلق ہر قسم کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی غیر مشروط اجازت دے دی گئی تھی اور چیانگ کائی شک کی حکومت نے اس بات کی ذمہ داری قبول کی تھی کہ چین میں آنے والے امریکی مال پر کسی قسم کی کوئی پابندی عاید نہیں کی جائے گی ——— لیکن ظاہر ہے چیانگ کائی شک کی حکومت امریکی سرمایہ داروں کو جو مراعات دے سکتی تھی چین کی عوامی حکومت سے ان مراعات کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی اور چیانگ کائی شک کے ساتھ امریکی سرمایہ دار جس تعلقِ خاطر کا اظہار کرتے رہے ہیں وہ چینی عوام کی فلاح وبہبود یا بقاءِ امنِ عالم کے جذبہ پر مبنی نہیں بلکہ اس کا مقصد امریکی سرمایہ داروں کے مفاد کی حفاظت ہے۔

سطور بالا میں، میں نے محض یہ بات ثابت کی ہے چیانگ کائی شک کے ساتھ امریکی سرمایہ داروں کی ہمدردی صرف اپنے مفاد کے حصول کی جذبہ پر مبنی ہے لیکن یہ بات ثابت کر دینے سے وقت کا یہ اہم ترین سوال حل نہیں ہوجاتا کہ ——— اگر چیانگ کائی شک کی افواج نے ارضِ چین پر حملہ کردیا اور اس حملہ میں امریکہ نے چیانگ کائی شک کی امداد بھی کی تو کیا ارضِ چین پر چیانگ کا قبضہ نہیں ہوسکتا؟ اوراس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اس قرطاس ابیض (وہائٹ پیپر) پر ایک نظر ڈال لینا چاہیے جو چیانگ کائی شک کی شکست کے بعد ۱۹۴۹ء کے اواخر میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔

اس قرطاسِ ابیض کے پیش لفظ میں متحدہ امریکہ کے سابق ناظم امور خارجہ مسٹر ڈین ایکیسن نے لکھا تھا کہ ——— جاپان کی شکست کے بعد سے متحدہ امریکہ کی حکومت نیشنلسٹ چین کو امداد اور قرض کی صورت میں جو رقوم دیتی رہی ہے وہ تقریباً دو ملین ڈالر تک پہنچتی ہے یہ رقم نیشنلسٹ چین کے میزانیہ کی نصف رقم سے زیادہ ہے اور جنگ کے بعد سے امریکہ نے مغربی یورپ کے کسی ملک کو اس قدر مالی امداد نہیں بہم پہنچائی اس امداد کے علاوہ امریکہ نے چین کو تقریباً ایک ملین ڈالر سے زیادہ قیمت کا جنگی سامان اور شہری ضرورتوں میں کام آنے والی اشیاء بھی دی ہیں اور ان کی قیمت کے طور پر محض ۲۳۲ ملین ڈالر وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ——— امریکہ نے چین کی خانہ جنگی کے آخری دور میں

چیانگ کائی شک کو جو قابل ذکر امداد دی تھی اس کا اعتراف کرنے کے بعد اسی قرطاس ابیض میں اس بات کا اقرار بھی کیا تھا کہ ——— چیانگ کا زوال چین میں ان کی شدید ترین اندرونی مخالفت کا نتیجہ تھا اور چین کے اندرونی حالات نے جو رخ اختیار کیا تھا امریکہ کے لئے اس پر قابو حاصل کرنا ناممکن تھا۔ اور چین میں موجود امریکی فوجی مبصرین کی بھیجی ہوئی یادداشتیں اس بات پر گواہ ہیں کہ ۱۹۴۸ء میں چین میں نیشنلسٹوں کی فوجوں کو کسی ایک مقابلہ میں بھی سامانِ جنگ کی قلت کے باعث شکست نہیں ہوئی ——— اس کے بعد مسٹر ڈین ایچی سن نے کسی قدر تامل کے ساتھ اس بات کو بھی تسلیم کر لیا تھا کہ ——— امریکہ خواہ کتنی ہی امداد کیوں نہ دیتا لیکن چیانگ کائی شک کی شکست کو روکنا ممکن نہیں تھا ——— اور مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اگر امریکہ کی مالی اور عسکری امداد ۱۹۴۹ء میں ارضِ چین پر چیانگ کائی شک کی حکومت کو سنبھال اور برقرار نہیں رکھ سکی تو وہی امداد آج چیانگ کائی شک کو ارضِ چین پر کس طرح مسلط کر سکتی ہے ؟

یہ بات ظاہر ہے کہ آج سے چند سال قبل پورے چین پر چیانگ کائی شک کی حکومت قائم تھی اور ان کی حکومت کے خلاف چینی عوام ہی کی سرفروشانہ جدوجہد نے انھیں ارضِ چین سے فرار ہونے اور فارموسا میں پناہ لینے پر مجبور کیا تھا اس لئے یہاں قدرتی طور پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ——— کیا آج وہ حالات بدل گئے ہیں جن کی بدولت چیانگ کائی شک کو ارضِ چین سے فرار ہونا پڑا تھا اور کیا آج چین کے عوام چیانگ کائی شک کی حکومت کا خیر مقدم کرنے کے لئے آمادہ ہیں ؟

چین کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈاکٹر سن یت سین کے انتقال کے بعد ارضِ چین کا واحد رہنما چیانگ کائی شک ہی کو تصور کیا جاتا تھا اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ کے آغاز سے قبل چین کے کمیونسٹ بھی اس سے منکر نہیں تھے اور جیسا کہ ایڈگر اسنو نے اپنی قابل قدر کتاب "ریڈ اسٹار اوور چائنا" میں لکھا ہے ——— چین کے جنرل مارشل کے حکم سے چیانگ کائی شک کی گرفتاری کے بعد کمیونسٹوں نے انھیں محض اس بنا پر رہا کرایا تھا۔ کہ وہ ان کی ذات کو چین کے قومی اتحاد کا مرکز تصور کرتے تھے ——— لیکن جنگ کے بعد جب چین میں ازسرِنو خانہ جنگی شروع

ہوئی تو چین کے عوام آہستہ آہستہ اس نتیجے پر پہنچ گئے ان کے لئے چیانگ کائی شک کی حکومت مفید نہیں ہو سکتی اور اسی لئے نیشنلسٹ فوجوں کو نہ صرف شکست ہی ہوتی گئی بلکہ نیشنلسٹ چین کے لاکھوں سپاہی چین کی عوامی فوج کے ساتھ شامل بھی ہوتے گئے پھر چین کا جس قدر علاقہ چیانگ کائی شک کی گرفت سے آزاد ہوتا رہا چونکہ وہاں کے عوام کی حالت بھی روز بروز بہتر ہوتی گئی اس لئے عوامی فوج اور نئی حکومت دونوں کی قوت وطاقت بڑھتی گئی اور آج جب ارض چین بالکل آزاد ہے اور چین کی عوامی حکومت کو عوام کی حالت بہتر بنانے کے زیادہ مواقع حاصل ہیں وہاں کے حالات کو قدرتی طور پر چیانگ کائی شک کے موافق نہیں بلکہ شدید ترین مخالف ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں صرف ایک بات اور سمجھ لینا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ارض چین پر چیانگ کائی شک کی شکست کے دو ہی اسباب ہو سکتے تھے اول یہ کہ عوام ان کے مخالف ہو گئے تھے اور اگر شکست کا بنیادی سبب اسی بات کو سمجھ لیا جائے تو جیسا کہ سطور بالا میں بتایا جا چکا ہے چین کے عوام اب ان کے موافق نہیں بن سکتے۔ اور دوسری وجہ چین کے کمیونسٹوں کی قوت کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس حال میں اول تو چین کے کمیونسٹوں کی قوت عوام ہی کی قوت کا دوسرا نام ہے لیکن اگر اس قوت کو عوام سے علیحدہ بھی فرض کر لیا جائے تو یہ بات بھی ماننا پڑے گی کہ چین کے کمیونسٹ اتنے طاقتور ہیں کہ وہ نہ صرف چیانگ کائی شک کی اس حکومت ہی کو شکست دے سکتے ہیں جس کی بقا کے لئے امریکہ ایسا طاقتور ملک ہر ممکن مدد دیتا رہا ہے بلکہ وہ چین کے ۴۷ ½ کروڑ باشندوں کو ان کی مرضی کے خلاف زندگی بسر کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ چیانگ کائی شک ایک ایسی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مختصر یہ کہ چیانگ کائی شک اور ان کے حامیوں کے لئے از سر نو ارض چین کی تسخیر اور اس پر تسلط ممکن نہیں اور اس قسم کی کوئی سعی موجودہ بین الاقوامی حالات کو پیچیدہ تر تو ضرور بنا سکتی ہے لیکن اس کی بدولت چین کی عوامی حکومت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔